# المستدرك

## على الصحيحين



(1)

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمہ

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي

شبير برادرز
اردو بازار ○ لاہور

# المستدرك

## على الصحيحين

جلد 1

تصنيف

الإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمہ

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ھو القادر




| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | ــــــــ | المستدرک |
| تصنیف | ــــــــ | الإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري |
| مترجم | ــــــــ | الشیخ الحافظ ابی الفضل محمد شفیق الرحمٰن القادری الرضوی |
| پروف ریڈنگ | ــــــــ | ملک محمد یونس رضوی |
| باہتمام | ــــــــ | ملک شبیر حسین |
| کمپوزنگ | ــــــــ | ورڈز میکر |
| سن اشاعت | ــــــــ | فروری 2010ء |
| سرورق | ــــــــ | باھو گرافکس |
| طباعت | ــــــــ | اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور |
| ہدیہ | ــــــــ | روپے |

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور


## ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تا کہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

پھر بولا: لوگ تو کہتے ہیں کہ تو برائیاں ختم کرتا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ تم خود فتنہ پھیلا رہے ہو (معاذ اللہ) حضور ﷺ نے فرمایا: تمہارے بات کرنے کا مقصد کیا ہے؟ (جب وہ مزید گستاخانہ انداز میں بولنے لگا) تو میں بیچ میں اونچی اونچی آواز سے بولنے لگ پڑا اور میرے یوں بولنے کا مقصد یہ تھا کہ اگر اس (گستاخ کی) باتیں حضور ﷺ کو سن گئیں اور آپ نے میری قوم کے لئے بد دعا کر دی تو میری قوم کبھی بھی فلاح نہیں پا سکے گی لیکن (میری یہ کوشش کامیاب نہ ہو سکی اور) اس کی بدتمیزی والی گفتگو حضور نے سن لی اور وہ مسلسل گستاخانہ لہجے میں اپنے پڑوسی کو چھوڑنے کا مطالبہ کرتا رہا۔

❖❖ اس کے متعلق گفتگو بجز بن حکیم کے صحیفہ میں گزر چکی ہے۔ البتہ اس حدیث کے شواہد صحیحین میں موجود ہیں۔ ان میں سے ایک اعمش کی روایت ہے جس میں انہوں نے ابووائل کے ذریعے عبداللہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ایک دفعہ مال غنیمت تقسیم کیا تو ایک انصاری آدمی بولا: یہ تقسیم رضائے الٰہی کی خاطر نہیں کی گئی۔ ان میں ایک روایت مالک کی ہے جس میں انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک دفعہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جا رہا تھا، آپ ﷺ ایک نجرانی چادر اوڑھے ہوئے تھے، جس کی کناریوں پر کڑھائی کی ہوئی تھی۔ ایک دیہاتی نے وہ چادر آپ کے کندھوں سے کھینچ لی۔ اس کے بعد مفصل حدیث ہے۔ شریک بن عبداللہ بن ابی نمر کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زبانی حنین کا قصہ منقول ہے (جس میں ہے) تم مجھے اس درخت کی طرف مجبور کیوں کر رہے ہو؟ اس کے علاوہ بھی بہت احادیث موجود ہیں، ان سب کو ذکر کرنے سے بہت طوالت ہو جائے گی (اس لئے اسی پر اکتفا کرتا ہوں)

433- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دَرَسْتَوَيْهِ الْفَارِسِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ الْقُرَشِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ اٰوَاهُ اللّٰهُ فِيْ كَنَفِهِ، وَسَتَرَ عَلَيْهِ بِرَحْمَتِهِ، وَاَدْخَلَهُ فِيْ مَحَبَّتِهِ، قِيْلَ: مَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَنْ اِذَا اُعْطِيَ شَكَرَ، وَاِذَا قَدَرَ غَفَرَ، وَاِذَا غَضِبَ فَتَرَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ رَاشِدٍ شَيْخٌ مِّنْ اَهْلِ الْحِجَازِ مِنْ نَاحِيَةِ الْمَدِيْنَةِ، قَدْ رَوٰى عَنْهُ اَكَابِرُ الْمُحَدِّثِيْنَ

❖❖ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین عادتیں ایسی ہیں کہ یہ جس میں ہونگی، اللہ تعالیٰ اس کو اپنی حفظ و امان میں پناہ دے گا، اپنی رحمتوں سے اس کو ڈھانپ لے گا اور اس کو اپنی محبت عطا کرے گا۔ آپ سے عرض کی گئی: یا رسول اللہ ﷺ! وہ کون سی عادتیں ہیں؟ آپ نے فرمایا (۱) جب کوئی نعمت عطا کی جائے تو اس کا شکر ادا کرے (۲) جب (ستانے والے پر) قابو پائے تو اس کو معاف کر دے (۳) جب غصہ آئے تو اپنے آپ کو نرم کرے۔

❖❖ یہ حدیث ''صحیح الاسناد'' ہے۔ اس میں عمر بن راشد مدینہ کے نواحی علاقے حجاز کے شیوخ میں سے ہیں، اکابر محدثین کرام رحمۃ اللہ علیہم نے ان سے حدیث پاک روایت کی ہے۔